روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 76 | منگل 29 ذیقعدہ۔ 1417ھ 8 شہادت 1376ھش 8 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا میں اصل مقصود دین ہونا چاہئے

دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ امر بھی دل سے محو نہیں ہونا چاہئے کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ذاتی محبت ہوتی ہے اور ایک محبت اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ یا یہ کہو کہ اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج اور غم کا باعث ہو جاتی ہے۔ مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے۔ چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ (۔) اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور اپنے پوشیدہ اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہوا ہے۔ پس جب انسان جھوٹی اور نمائشی۔ ہاں عارضی اور رنج پر ختم ہونے والی محبتوں سے الگ ہو جاتا ہے پھر وہ خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے اور طبعاً کوئی بُعد نہیں رہتا اور خدا کی طرف دوڑا چلا آتا ہے۔ پس اس آیت (اے وہ نفس جو اطمینان یافتہ ہے) میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا آواز دینا یہی ہے کہ درمیانی حجاب اٹھ گیا اور بُعد نہیں رہا۔ یہ متقی کا انتہائی درجہ ہوتا ہے۔ جب وہ اطمینان اور راحت پاتا ہے۔ دوسرے مقام پر قرآن شریف نے اس اطمینان کا نام فلاح اور استقامت بھی رکھا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 71)

نیکیاں بجالانے کی توفیق محض اللہ کے فضل سے ملتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان فخر اور بڑائی کے عیب میں جب مبتلا ہو جاتا ہے تو بہت سے گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے دوسروں کی عیب چینی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ انسان جو عیب چین ہو اور کسی (صاحب ایمان) کو فتنہ میں ڈالے پسند نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ جو انعامات خدا تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے۔ وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہی دیتا ہے۔ دیکھو ایک (عبادت) پڑھنے والے کو (عبادت) پڑھنے کی طاقت کہاں سے ملی۔ ظاہر ہے خدا تعالیٰ سے۔ انسان کی آنکھیں ہیں۔ اس کا دل ہے۔ انگلیاں ہیں۔ غرض جتنے وہ اعضاء ہیں جن کو انسان عبادت میں لگاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعہ سے جو نتیجہ برآمد ہوگا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ جس طرح کسی کو کوئی کچھ چیزیں دے اور کہدے کہ تم ہماری ان دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب جب وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو اس کا دینے والے پر کوئی احسان نہیں ہوگا۔ بلکہ دینے والے کا اس پر احسان ہوگا۔ اسی طرح انسان جب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کو اسی کی راہ میں صرف کر کے انعام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انعام کا نام جزاء رکھتا ہے۔ جو کہ اس کا احسان اور محض بندہ نوازی اور اپنے غلاموں کی قدر افزائی ہے کہ اس کا نام جزاء رکھتا ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی تو کوئی چیز نہیں۔ ہر ایک چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔

غرض جس قدر نیکیاں ہیں۔ وہ سب در حقیقت خدا تعالیٰ کا احسان ہیں۔ انسان کی ہنرمندی کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ ان کا نام جزا رکھتا ہے۔ جو صرف قدر افزائی اور مزید احسان کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگوں کا بعض پر کسی قسم کا حق ہوتا ہے۔ جس کے لینے کے وہ اس لئے حقدار ہوتے ہیں کہ

باقی صفحہ 7 پر

دینی خدمت وہی بجالاسکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ محمد ناصر صاحب ابن مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری کے نکاح کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے مورخہ 24 مارچ 1997ء کو بیت المبارک میں بعد عصر بہمراہ عزیزہ نازیہ نصیر صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب آف اسلام آباد مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ محمد ناصر صاحب محترم مولوی خلیل احمد صاحب گول بازار ربوہ کے نواسہ اور عزیزہ نازیہ نصیران کی پوتی ہیں۔ تقریب رخصتانہ 25 مارچ کو مکرم حمید الدین صاحب کے مکان واقع ناصرہ آباد شرقی میں منعقد ہوئی۔ اگلے روز مورخہ 26 مارچ کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا مشروبات سے تواضع کی گئی اختتام پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر واقف زندگی 26- مارچ 1997ء بروز بدھ فرینکفورٹ جرمنی میں بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔

موصوفہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیمی رفیق حضرت پیرجی خدا بخش صاحب آف ڈیرہ دون (یکے از رفقائے خاص) کی پڑپوتی اور محترم قیس مینائی آف نجیب آباد کی بھانجی تھیں۔ وہ جرمنی میں اپنے فرزندان شفیق سلطان ناصر اور خلیق سلطان انور کے پاس مقیم تھیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ان کے فرزند رفیق سلطان حال مقیم کینیڈا 30 مارچ بروز اتوار جرمنی سے ربوہ لائے اسی روز بعد مغرب بیت المبارک میں مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم جلال الدین صاحب شاد ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ چند روز قبل ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ بائیں بازو کے فریکچر پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

8- شہادت 1376 ہش   8 - اپریل 1997ء

سچے علوم کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے

جس طرح چیزیں اصلی بھی ہوتی ہیں اور نقلی بھی اسی طرح باتیں سچی بھی ہوتی ہیں اور جھوٹی بھی۔ اور اگر غور کیا جائے تو علوم بھی کچھ سچے ہوتے ہیں اور کچھ جھوٹے۔ کیونکہ علم آخر جاننے ہی کا تو نام ہے۔ اور انسان جو کچھ جانتا ہے وہ سچا بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔ اگر کسی بات کے متعلق سچی بات کا علم نہ ہو تو انسان جھوٹ کی طرف مائل ہو سکتا ہے اور سچے اور جھوٹے علوم میں یہ تفریق بھی کی جاسکتی ہے کہ جو علوم انسانیت کی بہبود کے ہیں وہ سچے علوم ہیں۔ اور جو انسانیت کی مضرت رسانی کے ہیں وہ جھوٹے علوم ہیں اور دنیا میں دونوں قسم کے علوم پائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ سچے علوم سے دنیا کو فائدہ پہنچاتے رہتے ہیں اور بعض لوگ اپنے جھوٹے علوم سے دنیا کے نقصان کے درپے رہتے ہیں۔ علم حاصل کرنا تو اپنے اندر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر یہ نہ سوچا جائے کہ ہم کیسا علم حاصل کر رہے ہیں۔ تو ہم غلطی بھی کر سکتے ہیں جھوٹے علوم کے پیچھے پڑ سکتے ہیں۔ اگر سچے علوم پیچھے پڑیں تو اللہ تعالیٰ سچے علوم عطا بھی کر دیتا ہے اور ان کی نفع رسانی کو پھیلاتا بھی ہے۔ ایک نفع رسانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ سچے علم والے شخص کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اس کی نیکیوں سے متاثر ہوتے ہیں اس جیسا بننا چاہتے ہیں۔ اور اس جیسا بنتے ہوئے معاشرے کو بہتر بنانے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ سب کچھ سچے علم سے ہوتا ہے۔ سچا علم متاثر ہی اس طرح کرتا ہے کہ دل میں گھر کر جاتا ہے اور سچے علم والے شخص کی داد و تحسین پر آمادہ ہی نہیں کرتا بلکہ مجبور کر دیتا ہے۔

سچا علم کس طرح حاصل کیا جائے۔ اس کے لئے سب سے پہلے تو یہ معلوم کرنا چاہئے کہ سچا علم ہے کیا۔ اور وہ دنیا کو کس طرح مفید ثابت ہو سکتا ہے اور علم حاصل کرنے کے بعد جب اس پر عمل در آمد کیا جائے۔ تو اگر نتائج اچھے بر آمد ہوں تو علم سچا ہے اور اگر نتائج نقصان دہ ہوں تو علم جھوٹا ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ایک ارشاد کا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جس سے یہ ساری بات واضح ہو کر سامنے آجائے گی اور ہمیں اس بات کی تلقین کا باعث بنے گی کہ ہم سچے علوم حاصل کریں اور ان پر عمل در آمد کرتے ہوئے لوگوں کو بھی ایسا ہی کرنے پر آمادہ کر دیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ جب انسان کو سچے علوم عطا کرتا ہے اور اس کا ان علوم کے مطابق عمل در آمد ہو پھر اس میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جاتی ہے اور نیکیوں کا نمونہ ہو کر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یہ درجہ اس کو تب ملتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ ہو اور اس کی فرمانبرداری میں ایسا صادق قدم اور مستقل مزاج ہو کہ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں باساء میں ضراء میں' غرض ہر حالت میں قدم آگے بڑھانے والا ہو اور اللہ جل شانہ کی وفاداری میں چست ہو۔ اس کو حاجتیں پیش آتی ہیں۔ مگر وہ اس کے ایمان کو ہر حال میں بڑھانے والی ہوتی ہیں۔ کیونکہ بعض وقت حاجت پیش آتی ہے تو دعا کا دروازہ اس طرح اس پر کھلتا ہے۔ اور توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور اس طرح وہ حاجتیں مال و جان کی ہوں۔ عزت و آبرو کی ہوں۔ غرض دنیا کی ہوں یا دین کی۔ اس کے تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دعائیں کرتا ہے اور ایک سوز و رقت اور دل گداز طبیعت سے باب اللہ پر گرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے تو باب شکر اس پر کھلتا ہے اور پھر وہ سجدات شکر بجالا کر ازدیاد نعمت کا وارث ہوتا ہے۔ جو ثمرات شکر میں ہیں اور اگر کسی وقت بظاہر ناکامی ہوتی ہے تو پھر صبر کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور رضا بالقضاء کے ثمرات لینے کو تیار ہوتا ہے۔"

اس ارشاد میں سب سے پہلی بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ علوم کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے سچے علوم خدا تعالیٰ ہی سے ملتے ہیں۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے قانون قدرت پر غور کرتا ہے اور ان کی افادیت کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے سچے علوم پانے کا مستحق ہو جاتا ہے اور اسے سچے علوم ملتے ہیں اور یہی علوم لوگوں کو اس کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور اس کی نیکیوں کو دنیا میں اس طرح پھیلاتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی انہیں اپنانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے سچے علوم حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ بن جائے کیونکہ وہ اپنے علوم دے گا اسی کو جو اس کا وفادار بندہ ہو گا۔

وفاداری کی جو شرائط ہیں وہ بھی مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ازخود کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں وفادار ہوں جب تک کہ اس میں وفاداری کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں اور یہ شرائط ہیں انسان کا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہونا۔ حالات چاہے کیسے ہی ہوں۔ اچھے ہوں یا برے ہوں وہ کسی وقت رنجیدہ ہو یا اس کے لمحات راحت میں بسر ہو رہے ہوں اسے خدا تعالیٰ کی وفا اور اس کی محبت میں آگے کی طرف قدم بڑھانا چاہئے۔ اسی کا نام حقیقی وفاداری ہے۔ اگر وہ ایسا کرے تو دنیا اس کے لئے حقیقی طور پر مسخر ہو جاتی ہے اور اس کی تمام حاجتیں از خود پوری ہونے لگتی ہیں۔ اور اس کی یہ کیفیت اس کے ایمان کو بھی بڑھاتی ہے اور ایمان کے بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا زیادہ قرب حاصل ہو گا اتنا ہی زیادہ وہ سچے علوم حاصل کر سکے گا۔ اس میں سے مضرت رسانی ختم ہو جائے گی اور وہ سراپا نفع رسانی کا باعث بن جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر شخص اس بات کی کوشش کرے کہ وہ نفع رسانی کا باعث بن جائے تو دنیا کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں اور دنیا سے مصیبتوں کا نام بھی مٹ جائے۔ سب ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں۔ سب ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کریں۔ سب اپنے علم کو دوسروں کے فائدے کے لئے استعمال کریں اور یہی علوم سچے علوم ہوں گے اور یہی وہ علوم ہیں جن کی انسان کو حقیقی طور پر ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچے علوم عطاء فرمائے۔ آمین

جن پہ قرباں ہیں دل و جاں آپ نے دیکھا انہیں
ہیں جو اپنی جانِ ایماں آپ نے دیکھا انہیں
آپ کی آنکھوں کو آنکھیں چُومتی ہیں شوق سے
تھا جو دیں کا مردِ میداں آپ نے دیکھا انہیں

ایک رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا شناسی اور خدا نمائی

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کرکے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 16)

"خدا زمین و آسمان کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہ تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔"

"اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے نہ اس کے خلق سے (-) جو آپ کلام کرکے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے (-) ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔"

"خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا ہے اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا (-) اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئی کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات بھی ان ہونی نہیں۔ اور تمام روح اور اس کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس

باقی صفحہ [illegible] پر

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

امید کا لفظ ہمیں دو باتیں بتلاتا ہے۔ ایک تو یہ کہ انسان کے لئے ترقیات کے رستے کھلے ہیں اور دوسری یہ کہ ہم ان ترقیوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ پس جب ہم امید کا لفظ بولتے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے لے ترقی کا رستہ کھلا ہے اور ہمیں بہت کچھ ملنا باقی ہے۔ پھر یہ لفظ اس امر پر بھی دلالت کرتا ہے کہ جو باقی ہے وہ ہمیں مل بھی سکتا ہے۔

اور ناامیدی کے معنے ہیں۔ ہے تو سہی دنیا میں بہت کچھ مگر ہمیں مل نہیں سکتا۔ پس علم سیکھنا اور علم میں ترقی کرنا امید کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر کسی کو امید ہو گی تو علم سیکھے گا اور اگر نہیں ہو گی تو نہیں سیکھے گا۔

ابلیس کے معنے یہی ہیں کہ اسنے علم حاصل نہ کیا۔ اس نے سمجھا کہ جو کچھ مل سکتا تھا وہ مجھے مل گیا اور جو مجھے نہیں ملا وہ کسی کو نہیں مل سکتا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی امید منقطع ہو گئی۔ (-) اس نے کہا کہ میں اس مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتا کہ علم سیکھوں۔ استکبار کے معنے کسی چیز کو بڑا سمجھنے کے بھی ہیں۔ اس نے اس کو بڑا سمجھا کہ یہ کہاں ممکن ہے یہ باتیں سیکھی جاسکیں۔ چونکہ یہ سب ڈھکونسلے ہیں اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ آدم کا شاگرد بنوں۔

اس انکار علم کی وجہ سے وہ محروم ہو گیا اور محروم ہونے کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ذلیل ہو گیا۔ اور آدم جس نے علم حاصل کیا تھا اس کی نسل غالب آگئی۔ اب بھی ہم دیکھتے ہیں۔ (-) ایک قوم علوم کے حصول میں کوشش کرتی ہے اور نئی نئی باتیں نکالتی رہتی ہے۔ اور ایک دوسری کہتی ہے یہ کہاں ممکن ہے کہ کوئی نیا علم نکلے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ علم میں ترقی کرنے والی قومیں غالب آرہی ہیں اور دوسری ذلیل ہو رہی ہیں۔ جب یورپ والے توپ اور بندوق کی ایجاد کر رہے تھے تو ایشیا والے کہتے تھے یہ کہاں ممکن ہے کہ کوئی ایسی چیز بھی بن سکے جو دور سے دشمن کو مار لے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ والے ترقی کر گئے۔ پس یہ سمجھنا کہ فلاں بات حاصل نہیں ہو سکتی انسان کو ابلیس بنا دیتا ہے۔ اور پھر ایسے انسان سے دنیا میں وہی سلوک ہوتا ہے جو آدم کے مقابلہ میں ابلیس سے ہوا۔ جس طرح ابلیس کو نکال دیا گیا اسی طرح ایسے انسانوں کو بھی دنیا سے نکال دیا جاتا ہے۔ اور دنیا سے نکال دینے کا یہ مطلب ہے کہ ایسی قوم مٹا دی جاتی ہے یا ذلیل اور خوار کر دی جاتی ہے۔ اب چونکہ یورپ والے آدمؑ کا کام کر رہے ہیں نئے نئے علوم دریافت کرتے اور تمام علوم کو ترقی دے رہے ہیں اس لئے وہ ترقی کر رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علوم کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نئے علوم نہیں نکالتے وہ مٹ رہے ہیں۔ امریکہ کے اصل باشندوں کو دیکھو ان کی کیا حالت ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا میں پرانی نسل کے کروڑوں انسان تھے مگر اب شاید چند ہزار رہ گئے ہوں گے۔ عقلی طور پر ہندوستانیوں کا بھی یہی حال ہے گو وہ ہندوستان سے نکالے نہیں گئے مگر ان پر بھی حکومت انہی لوگوں کی ہے جنہوں نے علوم کو ترقی دی۔ ان قوموں کا یہ حال کیوں ہوا؟ اسلیئے کہ انہوں نے علم سے استکبار کیا۔ مختلف زمانوں میں ابلیس مختلف رنگ اختیار کرتا ہے۔ اس زمانہ میں اس نے یہ رنگ اختیار کیا کہ ایجادیں نہیں ہو سکتیں اور یہ ناممکن بات ہے۔ چنانچہ جب پہلے پہل ریل گاڑی ہندوستان میں چلی تو ہندوستان کے لوگ اس بات سے انکار کرتے ہوئے کہ آگ اور پانی میں اس قسم کی طاقت ہو سکتی ہے اسے دیوتا سمجھنے لگے۔ اور گاڑی کھڑی ہوتی تو انجن پر پھول چڑھاتے کہ یہ بھی ایک دیوتا ہے۔ یہ ان کی اس مایوسی کا نتیجہ تھا کہ بھلا انسان اس قسم کی ایجاد کہاں کر سکتا ہے۔

پس جب ابتداء سے انسان کی عظمت اور ترقی آدم سے مشابہ ہونے یعنی علم حاصل کرنے پر ہے اور علم سے مایوس ہونا ابلیس بننا ہے۔ تو سمجھ لو انسان کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ علم حاصل کرے۔ (-) ہماری جماعت میں بھی یہ نقص ہے کہ مرد بھی تعلیم میں کم ہیں اور عورتیں بھی۔ اور اس نقص کا دور کرنا نہایت ضروری ہے۔ مگر ہر کام کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ پہلے مردوں میں سے اس نقص کو دور کرنے کی ضرورت تھی پھر عورتوں میں سے۔ گو اس وقت تک مردوں کی طرف بھی ایسی توجہ نہیں کی گئی کہ جو خوشکن ہو۔ مگر ان کے متعلق امید ہے کہ انہیں ایسے رستہ پر ڈال دیا گیا ہے جس پر چل کر ان کی ترقی ہو سکتی ہے اب عورتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سکول جاری کیا گیا ہے۔ جس کا افتتاح اس وقت کیا جارہا ہے۔ ابتدائی حالت کی وجہ سے اس کی طرف توجہ کم ہو گی مگر ابتداء میں ہر کام کے متعلق ایسا ہی ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے ہمارا وہ ہائی سکول جس کی اب ایسی عظیم الشان عمارت کھڑی ہے کہ معائنہ کرنے والے انسپکٹر کہتے ہیں کہ پنجاب بلکہ ہندوستان میں کسی سکول کی عمارت ایسی نہیں۔ اس کا جب پہلے دن افتتاح ہوا تو مرزا نظام الدین صاحب کے کنوئیں کے پاس ٹاٹ بچھا کر لڑکوں کو بٹھایا گیا تھا۔ پھر کچھ دن تک لڑکے مہمان خانہ میں بٹھائے گئے۔ پھر ایک کچا مکان بنایا گیا۔ اس کے مقابلہ میں آج عورتوں کے سکول کی ابتداء بہت اعلیٰ ہے۔ یہ بنچوں پر جن کے سامنے میزیں ہیں بیٹھی ہیں وہ ٹاٹ پر بیٹھے تھے۔ یہ اپنے مکان میں بیٹھی ہیں وہ کسی کی جگہ پر بٹھائے گئے تھے۔ پس گو اس سکول کی یہ بنیاد ہے مگر ہائی سکول کی بنیاد سے بہت اعلیٰ ہے۔ آج یہ بنیاد ادنیٰ معلوم ہوتی ہے لیکن اگر عورتیں شوق سے کام کریں تو جیسا کہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ صفت رحیمیت اس بات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سکول بھی اسی طرح ترقی کرے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ لاہور 29- فروری 1997ء

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

کے اعزاز میں "سٹی ویلفیئر ایسوسی ایشن" جھنگ شہر کا استقبالیہ

عالی مقام ڈاکٹر صاحب تمام اہالیان جھنگ شہر اپنے قابل صد افتخار اور نامور سپوت کو اپنے دلوں کی تہوں سے اپنے انتہائی پر خلوص جذبوں کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ سمیٹ کر آج آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع ہیں۔ اور اپنے دیدہ و دل آپ کے حضور میں فرش راہ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے ہر اعتبار سے ہنگامہ خیز بیسویں صدی میں سائنسی علوم کے میدان میں اپنی شب و روز کی محنت و کاوش اور لگن سے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کا اعتراف کرنے پر دائیں' بائیں یورپ' ایشیا' مشرق و مغرب کے کسی امتیاز کے بغیر دنیا کے تین ارب انسان یک زبان ہو کر بجا لا رہے ہیں اور فی الواقع علوم کی دنیا میں یہ ایک ایسی "تاریخ ساز فتح ہے" کہ جس پر ہمارا ملک پاکستان نازاں ہے۔ پاکستان کا دل "پنجاب" فخر کرتا ہے اور پنجاب کی روح "سرزمین جھنگ" جس کے جیالوں نے ہر عہد میں اور ہر میدان میں اپنے سر اونچے رکھے ہیں۔ خدائے واحد کے حضور ایک دفعہ پھر سجدہ شکر بجا لاتی ہے کہ خدا کی ذات بابرکات سے ایک دفعہ پھر پاکستان بھر میں۔ پورے ایشیا میں۔ بلکہ پوری دنیا میں اس کی دھرتی کے ایک لائق بیٹے عبدالسلام کے وجود سے جھنگ کے نام کا علم بلند ہونے کا موقع پیدا فرمایا۔

ذی احتشام عبدالسلام! جھنگ کے لائق بیٹے ہم تم پر خوش ہیں کہ تو نے اپنی ان تھک محنت اور علم سے بے پناہ محبت کے نتیجے میں یہ ثابت کر دکھایا کہ پاکستانی دانش اپنے اندر عظیم امکانات رکھتی ہے۔ تو نے اس تاثر کو ختم کر دیا کہ پاکستانی کوئی بڑا کارنامہ کرنے سے عاجز ہیں۔ تو نے لوح عصر پر اپنی ذہانت اور اپنے علم و دانش سے یہ بات رقم کر دی کہ کوئی عظمت ایسی نہیں ہے جو پاکستانیوں کو نہ مل سکے۔ دنیا بہت خوبصورت ہے۔ اے "ہماری دھرتی کے "سپوت"! وہ تری دانش کو رنگارنگ انداز سے خراج تحسین پیش کر سکتی ہے اور کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ لیکن تیرا دیار۔ تیرا اپنا جھنگ تو شاید ابھی تک ویسا ہی سادہ و پرکار ہے جیسا تو اسے چھوڑ کر اپنی علمی ہجرت کی مسافتوں پر روانہ ہوا تھا۔ اس کے پاس تجھے پیش کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ کچھ بھی تو نہیں۔ ہاں مگر اس کا ذرہ ذرہ آج یہ ضرور پکارے گا کہ۔

تو میرا شوق دیکھ- میرا انتظار دیکھ

جھنگ کے پیارے عبدالسلام!
تیری تاریخی بستی کو دامودر یاد ہے جس نے پہلی بار ایک رومانی داستان کو تیری اپنی پنجابی زبان میں شعروں کی مالا میں یوں پرو دیا تھا۔ کہ شاعری برنی کی ڈلیاں بن گئی تھی۔ سے کپتان جعفر طاہر یاد ہے جو بچوں سے جدا ہو کر محاذ جنگ پر پہنچا تو ٹینکوں اور توپوں کی گھن گرج میں وطن کا دفاع کرتا اور محاذ سے واپس لوٹتا تو اپنے ساتھ بے شمار نظمیں اور نغمے سمیٹ کر لاتا اور اپنی دھرتی کے مکینوں کا ایمان تازہ کرتا ہے۔ اسے مجید امجد یاد ہے جو چپ چاپ اردو شاعری کا دامن کچھ ایسے اپنی کاوشوں سے مالا مال کرتا رہا کہ ہماری نظم کا اسلوب زرخیز ترین زبانوں کی حدوں کو چھو گیا اور خود خاموشی سے یہ خدمت انجام دے کر اس جہاں سے گزر گیا۔ اسے فلائیٹ لیفٹیننٹ خواجہ یونس حسن یاد ہے۔ جس نے اشفاق آسمان پر اپنے شاہین سمیت اپنی جان کی بازی کچھ اس طرح لگائی کہ اس کے اپنے وطن کے آسمانوں کی نیلاہٹیں اور دھرتی کا سبزہ قائم رہ سکے۔ اور بحریہ کا کمانڈر احمد نسیم جو کہ آج بھی سمندروں کی۔ پہنائیوں کو روند رہا ہے۔ میرا استاد۔ شیر افضل جعفری جو دیار جھنگ میں دھونی رمائے پنجابی اور اردو کے تال میل سے مستقبل کی پاکستانی زبان کی تخم کاری کر رہا ہے۔ تجھے دعائیں دیتا ہے دلارے! ادب اور دلاوری کے میدانوں میں کروٹیں لیتی ہوئی نازش اور افتخار کی صحت مند روایت تیرے وجود کے ساتھ سائنس کی وسعتوں میں اتر گئی ہے۔

شالا وڈی حیاتی تے لمیاں عمراں

فخر جھنگ! تیرے شہر کی گلیاں۔ کوچہ بازار۔ کھیت کھلیان۔ یہاں کے نمانے باسی تو ذرا گھوم پھر کے دیکھ۔ اب بھی وہی ہیں یہ جانتے ہیں کہ دور سمندر پار جب بھی کوئی گرائیں تجھے ملتا ہے تو تو ضرور ان سے پوچھا کرتا ہے۔

او دیس سے آنے والے بتا
کس حال میں ہیں یاران وطن

آج تیرا وطن تیرے سامنے ہے دیکھ لے۔ جسے تو دور دیس بیٹھ کر یاد کیا کرتا تھا۔ جو تیرے خوابوں کی دھرتی ہے اس میں کچھ بھی تو تبدیلی نہیں آئی۔ دیکھ لے وہ مدرسہ جس کے ننگے فرش پر تو نے اول آنا سیکھا۔ اس کے فرش آج بھی ننگے ہیں۔ عمارت وہی ہے۔ مگر ہاں اس کی خستگی کچھ اور بڑھ گئی ہے۔ اس نے ہمارے ساتھ برسوں کی وفا کی ہے مگر آج یہ وفا اپنے بیٹے سے بھی کچھ چاہتی ہے۔ اس کی خستگی کا مداوا کس کس کا فرض ٹھہرتا ہے۔ اس سے صرف نظر کرتے ہوئے یہ اپنے بیٹے کی نظر کرم کی طرف نگراں ہے۔ زبان حال سے شکوہ کناں ہے۔ ہم کچھ نہیں کہتے تو خود اس کی آواز کو سن لے۔ تجھ سے زیادہ اس کے در و بام سے کون واقف ہو گا۔ کاش یہ درس گاہ تیرے حوالے سے سائنس کا سپیریئر سکول ہی بن سکے۔ اور اس مدرسے کے ننھے منے علم کے طالب اور ان کے والدین آج بھی اسی ایک پرانی "علاج گاہ" کے رحم و کرم پر ہیں۔ جو اسی شہر کی روز افزوں حاجت روائیوں سے بے نیاز ہے۔ اسے ایک مکمل ہسپتال کے روپ میں ڈھلنے کی ایک آس ہے جس کی لو بہر حال بجھنے نہیں پاتی۔ تو جو دنیا بھر میں سائنس کی جوت جگا رہا ہے اس شہر کے بچے بالے اب بھی تفریح کے موڈ میں آئیں تو نواح کے ٹبے اور ریت کے میدان ہی کی طرف دوڑتے ہیں۔ کھیل کا میدان۔ تفریح کے لئے سبزہ زار۔ جھولے۔ کتب خانہ کچھ بھی تو نہیں۔ تو خود سوچ پھر یہ کہاں جائیں۔

جھنگ کے راج دلارے۔ ہم جانتے ہیں تو وطن کی خاطر۔ پاکستانی قوم کی خاطر قربانیاں کرنے والی ہستی ہے۔ مولا نے تجھے اتنا بڑا دل عطا کیا ہے۔ جو بہر حال اور بہر طور گلاب کے پھول کی طرح کھلا رہتا ہے۔ تیرا اپنا جھنگ تجھ سے صرف اتنا کہتا ہے کہ

اپنے وجود سے اس دھرتی میں بھی تازہ گلاب کھلا دے۔ اس کے افق پر بھی نئے چاند اور سورج اجال دے کہ یہ زمین اپنی پسماندگی کا طعنہ اب اور سہنے کی ہمت اپنے اندر نہیں رکھتی اور ہم اہالیان جھنگ اس دھرتی کے واسی تجھے یقین دلاتے ہیں۔ کہ آج بھی کئی ننھے منے اور نوخیز عبدالسلام یہاں کیا کیا عزائم اپنے دلوں میں لئے سازگار ماحول کے منتظر ہیں۔ جو اس دھرتی کو کبھی بنجر نہ ہونے دیں گے۔ اور تیرے قدموں کے نقوش پر خدا نے چاہا تو آگے اور آگے رواں رہیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے۔

اے ہمارے عبدالسلام اے دیدہ ور عبدالسلام تیرا پروقار وجود۔ تیرا عجز و انکسار تیری شرافت و مروّت۔ تیری تصنع اور تکلف سے مبرا گفتگو۔ تیری سادگی۔ تیری علمی کاوشیں۔ تیری تخلیقی کامگاریاں یہ سب ہماری دولت ہیں۔ ہمارا افتخار ہیں۔ ہمارا سرمایہ ہیں۔ ہم تیری عمر اور صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خدا تجھے

"نوبیل سے بھی اعلیٰ" انعامات سے سرفراز فرمائے تو جہاں رہے خوش رہے۔ یہی تیرا استقبال ہے۔ یہی تیرے لئے دعا ہے

زندہ باد جھنگ- پائندہ باد پاکستان-

باقی صفحہ 5 پر

○

لگا لو قیمتِ دل تم کڑی کڑی کر کے
متاعِ جاں ہے لُٹے گی دھڑی دھڑی کر کے

رُکے نہیں ہیں کبھی قافلے محبّت کے
عدو نے دیکھ لیا ہے بڑی بڑی کر کے

وہ آنکھ چشمِ فلک کو رُلا کے رہتی ہے
جو آنکھ رات کو برسے جھڑی جھڑی کر کے

تمھاری یاد کے بکھرے ہوئے گہر ہم نے
پروئے تارِ نفس میں لڑی لڑی کر کے

سمجھ رہے ہو مرا نطق چھین لو گے تم؟
تو چھین دیکھو مری ہتھکڑی کڑی کر کے

اُڑیں گے وصل کے لمحے سبک سبک ہو کر
کٹیں گی ہجر کی گھڑیاں گھڑی گھڑی کر کے

ڈاکٹر پرویز پروازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نوید احمد شیخ- لاہور

محترم منشی غلام جیلانی ایمن آبادی

میرے پیارے نانا جان ملک غلام جیلانی 23 دسمبر1965ء کو61 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش ہو گئے۔

آپ 1904ء میں گوجرانوالہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں ایمن آباد کے نور محلہ گگے زئی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔ لیکن تقدیر کو شاید کچھ اور منظور تھا۔ آپ کی عمر مشکل سے گیارہ سال کی ہو گی کہ ہندوستان میں پھیلنے والی طاعون کی بیماری سے آپ کے والدین وفات پاگئے گیارہ سالہ بچہ زندگی کے اس تلخ تجربے کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری اور خدا کے اس فیصلے کے آگے سر خم کر دیا۔ سب کچھ لوگ لے گئے۔ آپ نے دن کو مزدوری شروع کر دی۔ اور رات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ وقت اسی طرح گزر تا گیا۔ تعلیم مکمل کر لینے کے بعد نوکری کی تلاش شروع کر دی۔ آخر کار آپ نے محکمہ ڈاکخانہ میں نوکری کر لی۔ آپ بہت زیادہ جوشیلے اور تیز طرار تھے۔ لیکن ایمانداری اور اپنے کام سے وفاداری کا تعلق کبھی دامن سے نہ چھوٹنے دیا۔ بیعت کرنے سے پہلے آپ بہت سخت مخالف تھے سب سے پہلے ہمارے خاندان میں خان صاحب عبدالعزیز دواخانہ طبیہ عجائب گھر والے رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیعت کی۔ اس کے بعد خاندان کے بہت سے بزرگ جماعت میں داخل ہوئے۔ آپ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ آپ کی بیعت کرنے کا واقع بھی کتنا دلنشین ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دلوں کے بھید کو جانتا ہے۔ وہ کس طرح دل کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ ان دنوں شدھی کی تحریک زوروں پر تھی۔ ایک دن آپ سودا سلف لینے کے لئے بازار گئے تو زمیندار اخبار میں جماعت کی طرف سے اشتہار چھپا تھا جس میں تمام علمائے فکر کو اس تحریک کے خلاف منظم ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ آپ نے اخبار پڑھنے کے بعد کہا کہ سچے ایماندار تو یہ ہیں ہم کیسے صاحب ایمان ہیں اور گھر آکر چپ کر کے بیعت کے لئے خط لکھ دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے باہر پرانے دوستوں کے ساتھ اٹھنا چھوڑ دیا۔ آپ باؤجی کے نام سے مشہور تھے۔ دوستوں نے ایک دن بازار میں سے گزرتے ہوئے روک لیا۔ کہنے لگے کہ باؤجی کیا بات ہے آپ آتے نہیں ہیں۔ آپ نے جواب دیا میں نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی ہے۔ 1924ء میں بیعت کی منظوری کا خط آگیا۔ اس کے بعد زندگی کا رنگ ہی بدل گیا۔ سلسلہ سے والہانہ محبت اور عقیدت کا یہ عالم دل میں پیدا ہوا کہ حضرت صاحب کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتے۔ کبھی کوتاہی سرزد ہو جاتی تو دنوں پریشان رہتے۔ آپ کی اہلیہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ بیعت کے کچھ عرصہ بعد تک اہلیہ سے مسلک کی وجہ سے اختلاف بھی رہا۔ بڑے پیار اور محبت سے سمجھاتے رہتے۔ انہوں نے آخر کار1931ء میں بیعت کر لی۔ آپ کو شاعری کا بھی شوق تھا۔ شاعری میں جماعت سے والہانہ پیار اور عقیدت جھلکتی تھی یا چند نظموں میں شاعری کے رنگ میں اپنے بچوں کو نیکی اور تقویٰ کی تلقین کی۔ حضرت صاحب سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

ان کا ایک شعر جو مجھے زبانی یاد ہے۔ لکھ رہا ہوں کہ جو انہوں نے 1953-4-26 کو اپنی ڈائری میں لکھا تھا۔

وچ دربار حاضر رہن دا حکم کرو
دیکھو نہ عیب بندہ نکارا اے

سلسلہ کے کاموں میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ بہت ہی صابروشکار حوصلہ مند نہایت سادہ اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ جلسہ سالانہ جب تک قادیان میں ہوا ہر کام چھوڑ کر جلسہ کو اولیت دیتے۔ اور پاکستان بننے کے بعد جب تک زندگی نے ساتھ دیا ہمیشہ بڑے اہتمام کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی۔ قیام پاکستان کے چند سال بعد آپ ریٹائر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو بھی نیک اور صالح بنایا اپنے بچوں کو امامت سے محبت اور وابستگی کا ایسا سبق دیا کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد نے عملی نمونہ پیش کیا۔ خدا کرے یہی محبت اور عقیدت ہمارے دلوں میں پیدا رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ایسی سادہ زندگی گزاری کہ پنشن لینے گئے تو واپسی پر تمام رقم غریبوں میں تقسیم کر آتے نانی جان پوچھتیں تو کہتے جن کی تھی انہی کو لوٹا دی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ایک خاص جذباتی لگاؤ تھا۔ خوشی و غمی میں ان کے ساتھ ہمیشہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔

آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں حیات ہیں۔ ایک بیٹے کی شادی خان عبدالعزیز رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نواسی کے ساتھ ہوئی ایک بیٹی کی شادی مولوی برہان الدین کے شاگرد مولوی مہردین کے نواسے کے ساتھ ہوئی۔ ایک بیٹی کی شادی حکیم اشرف رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسل کو ہر رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

ooo

بقیہ صفحہ 4

زندہ و پائندہ باد- پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

منجانب- اراکین سٹی ویلفیئر ایسوسی ایشن جھنگ شہر

(24- دسمبر1979ء)

میاں عبدالقیوم

الفضل 22-مارچ 1956

دُعا پر یقین

رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کے ایک مضمون کا ملخّص

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے حالیہ چند خطبات میں ہمیں دین کی خدمت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے یہ امر واضح فرمایا ہے کہ جس وقت ہم خدا کے دین کی خدمت محض للہ کرنے لگ جائیں گے۔ تو رزاق ہمیں غیب سے رزق عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے اپنے خادمین کے ساتھ کرتا آیا ہے۔ لاکھوں نیک لوگوں کی زندگیاں اس بات کی صداقت پر دال ہیں۔ اس ضمن میں ریڈرز ڈائجسٹ کی اشاعت بابت اگست 1955ء میں سے ایک مضمون "اس نے بے گھروں کے لئے گھر بنایا۔ از کیتھولک ورلڈ" کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

"ایک نیگرو شخص مسمی سکاٹ بچپن میں جوڑوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔ سکاٹ کی والدہ ایک اعلیٰ فوجی ڈاکٹر کے گھر جایا کرتی تھی۔ بر سبیل تذکرہ سکاٹ کا بھی ذکر ہوتا رہتا۔ قدرت نے ڈاکٹر صاحب کا دل سکاٹ کی طرف پھیر دیا اور انہوں نے سکاٹ کو اپنا بیٹا بنا کر علاج کرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ پھر جنگ عظیم اول کے دوران میں فوج میں ملازم رہا۔ فوج سے علیحدگی کے بعد اس نے تعلیمی لائن میں تربیت حاصل کی۔ اب اس نے عہد کیا کہ جب خدا نے اسے دنیا میں کام کرنے کے قابل بنایا ہے وہ بھی نسل انسانی کی خدمت میں ساری زندگی صرف کر دے گا۔ 1930ء کی قحط سالی میں اس نے ارادہ کیا۔ کہ وہ غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرے گا چند کمرے اس نے کرایہ پر لئے اور ہر قسم کے ننگے بھوکے انسان کے لئے مفت رہائش کا گھر کھول دیا۔ کرایہ و خرچ وغیرہ اپنی تنخواہ سے ادا کرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ اس نے دو گھر خرید لئے اس کے بعد اس کے پاس کوئی پونجی نہ بچی۔ لیکن وہ کہتا ہے۔ کہ مجھے اس کے عوض دلی خوشی حاصل ہوئی۔ دن کو وہ دفتر میں کام کرتا ہے اور باقی وقت اس گھر کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ اس گھر میں اس وقت چار کمرے ہیں جن میں چالیس مکمل بستر بمعہ تمام ساز و سامان کے ہیں دوسری ضروریات کے لئے علیحدہ کمرے ہیں۔

اس کے پاس پناہ لینے والوں میں اکثر شراب میں مدہوش پھٹے کپڑوں میں ننگے بھوکے آتے ہیں۔ وہ انہیں بستر کھانا و ضروری لباس مہیا کرتا ہے جتنا عرصہ ان کا جی چاہے وہ سکاٹ کے پاس ٹھہرتے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ ان کے ضروری اخراجات کے علاوہ ان کی ذاتی تسکین کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اس وجہ سے شاید ہی کبھی کوئی بستر خالی رہا ہو۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس گھر کے اخراجات کہاں سے لاتا ہے۔ اس کی موجودہ تنخواہ 228 ڈالر ماہانہ ہے۔ 220 ڈالر مکان کی قیمت کی قسط میں دے دیتا ہے کچھ رقم کیتھولک گرجا والے دے دیتے ہیں لیکن 40 بستر کا خرچ ایسی معمولی چیز نہیں ہے کہ آسانی سے 20 یا 50 ڈالر ماہانہ سے چل سکے لیکن وہ کہتا ہے کہ "میں باقی رقم کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ رقم کہیں نہ کہیں سے مہیا ہو ہی جاتی ہے۔ سکاٹ نے مسکراتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا کہ "میں نے 40 ڈالر کا گوشت خریدا۔ قصائی سے کہا کہ اس رقم کی ادائیگی کے لئے دل سے دعا کروں گا۔ مہینہ کے آخر میں جب بل ملا۔ تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ "دعا کیجئے اور ادا کیجئے" بل ملتے ہی میں فوراً گرجا گیا اور دعا کی۔ واپس میز پر آیا تا باقی ماندہ ڈاک کھولوں تو اس میں سے 50 ڈالر کا چیک ملا۔ جو ایک ایسے شخص نے بھیجا تھا۔ جو اپنی مشکل کے وقت میرے پاس رہ چکا تھا۔"

مضمون میں آگے چل کر لکھا ہے کہ "سکاٹ کو دعا پر غیر متزلزل یقین ہے۔ اگر یہ یقین نہ ہو تو دوسرا شخص ان بنڈلوں کا کیسے حساب دے سکتا ہے۔ جو کہ غیر معلوم اشخاص کی طرف سے آتے رہتے ہیں۔ اگر یہ ایمان نہ ہو تو ہم کیسے اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔ کہ شروع شروع میں جبکہ سکاٹ کے پاس روٹی کے لئے صرف دو ڈالر رہا کرتے تھے۔ اب ایک بیکری ہی ایک بکس بھر کے روزانہ روٹیوں کا تحفہ کے طور پر دے دیتی ہے اوپر کے مضمون سے ہمیں چند اہم سبق حاصل ہوتے ہیں۔

اول موجودہ الحادی دور میں وہ اقوام جو حقیقی خدادانی سے کوسوں دور ہیں جو اس دنیا کی عیش و عشرت میں کمال درجہ پر منہمک ہیں۔ ان میں بھی ایسے افراد موجود ہیں۔ جو خدا پر ایمان ہی نہیں ایک طرح کا یقین رکھتے ہیں۔

دوم وہ ہر مشکل کے وقت خدا سے مدد طلب کرتے ہیں۔

سوم وہ نسل انسانی کی خدمت میں کیسے منہمک ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کی آمد کی وجہ سے ساری دنیا پر ہی روحانی بارش کا نزول ہوا ہے۔ جہاں جہاں بھی سعید مٹی موجود تھی۔ وہ اس سے متاثر ہوئی ہے۔ اور ہمیں بحیثیت جماعت کے حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی صحبت و توجہ سے خدا پر سب سے زیادہ یقین حاصل ہے۔ ہمارے بزرگ تو اس ذات کامل الصفات پر حق الیقین سے قائم ہیں۔ لیکن لمحہ فکریہ تو نئی پود کے لئے ہے جب مادی اقوام میں سے بعض افراد خدا پر ایسا یقین رکھتے ہیں ان کی زندگی مذہب کے آدھے حصہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس چین بھارت اتحاد

نیٹو کے مسئلے پر امریکہ کے ساتھ روس کے تنازعہ کے بعد اب روس اس کوشش میں ہے کہ وہ چین اور بھارت کو ساتھ ملا کر امریکہ کے خلاف اتحاد کرے۔ چین کے صدر زیانگ زیمن روس کے ساتھ اپنے رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے اگلے ماہ روس کا دورہ کریں گے۔ چین کے لیڈر ڈنگ سیاؤ پنگ کی وفات کے بعد اب صدر جیانگ زیمن چین کے سب سے بڑے لیڈر بن چکے ہیں اور عالمی سطح پر اور ملکی سطح پر ان کی حیثیت اب پہلے سے زیادہ مستحکم ہو چکی ہے۔

چین کے وزیر خارجہ نے اپنے دورۂ روس کے دوران روسی وزیر خارجہ سے باہمی اور بین الاقوامی مسائل پر بات کی۔ چینی وزیر خارجہ نے روس کے صدر بورس یلسن سے بھی ملاقات کی۔ روس اور چین نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف ایک قسم کا اتحاد قائم کریں گے اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی تجارت میں بھی اضافہ کریں گے۔ دونوں ملکوں کا فوجی اتحاد تو نہیں بنے گا لیکن امریکی دباؤ کو روکنے کے لئے دونوں ملک متحد ہو کر بھارت کو اپنے ساتھ شامل کریں گے۔ اس طرح سے آبادی کے لحاظ سے تین سب سے بڑے ملک دنیا کی سپر پاور کے خلاف متحد ہو کر عالمی مسائل پر مشترکہ موقف اختیار کریں گے۔

○○○

بیت المقدس کی کشیدہ صورت حال

بیت المقدس میں اسرائیلیوں کی بستیوں کی تعمیر کے سوال پر مشرق وسطی اور بیت المقدس کی صورت حال کشیدہ ہو گئی ہے۔ عرب ملکوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل ان یہودی بستیوں کی تعمیر سے باز رہے۔

ایک وقت میں یہ نظریہ بڑا پاپولر تھا کہ بیت المقدس چونکہ تین مذاہب اسلام' یہودیت اور عیسائیت کے لوگوں کے لئے مشترکہ طور پر مقدس ہے اس لئے اس ملک کو تینوں مذاہب کے ماننے والوں کی مشترکہ تحویل میں دیا جائے اور اس پر کسی ایک کا قبضہ نہ ہو۔ لیکن اب یہ بات سننے میں کم ہی آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تجویز پنے اندر معنویت رکھنے کے باوجود عملی صورت ختیار نہیں کر پا رہی۔

دراصل امریکہ میں یہودی لابی اس قدر طاقت ور ہے کہ خود امریکہ کی حکومت بھی اس طاقت کو توڑنے سے عاجز آ چکی ہے صیہونیوں کی پالیسیاں کھلے طور پر امن کی دشمن ہیں لیکن اس کے باوجود امریکہ میں موجود صیہونی طاقتیں عربوں کے ساتھ مفاہمانہ رویہ اپنانا نہیں چاہتیں امریکہ واحد بڑی طاقت ہونے کے باوجود اس بارے میں بے بس ہے۔

بیت المقدس یا مشرق وسطی میں امن کی جتنی بھی کوششیں کی جاتی ہیں ان کو ناکام بنانے والے عناصر طاقتور ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ سارے منصوبے دم توڑ دیتے ہیں۔ ماضی میں اسرائیل کی حکومت نے عربوں کے ساتھ مفاہمت کے سلسلے میں اہم اور تاریخی قدم اٹھائے تھے لیکن خود اسرائیلی وزیراعظم رابین امن قائم کرنے کی کوشش میں ایک جنونی اسرائیلی کی گولی کا نشانہ بن کر زندگی کی بازی ہار گئے۔ صرف یہی نہیں ہوا بلکہ امن کے دشمن صیہونی اتنے طاقتور اور موثر ہو گئے کہ اسرائیل کے عام انتخابات میں مسٹر رابین کی پارٹی شکست کھا گئی۔ اور مسٹر رابین کی وفات کے بعد وزیراعظم بننے والے شمعون پیریز کی چند ماہ کی حکومت اقتدار سے دستبردار ہونے پر مجبور ہو گئی۔

امریکہ میں مقیم یہودی لابی اتنی طاقتور ہے کہ امریکہ کا صدر بھی ان کے مقابلے میں بے بس نظر آ رہا ہے۔ ساری مغربی دنیا اور امریکہ بھی بیت المقدس میں اسرائیلی بستیاں بسانے کی مخالفت کر رہی ہے۔ لیکن یہودی اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے ہوئے ہیں اور امن کی ہر کوشش کو ناکام بنا رہے ہیں۔

○○○

امریکی نائب صدر کا دورہ چین

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے مجوزہ دورۂ چین سے پہلے امریکہ کے نائب صدر مسٹر الگور نے چین کا دورہ کیا۔ انہوں نے اپنے دورے کے اختتام پر کہا کہ چین انسانی حقوق کی صورت حال بہتر بنانے کو تیار ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر زیانگ زیمن اور وزیراعظم لی پنگ کے ساتھ ان کی ملاقات میں ان کے رویے میں ماضی کی نسبت انسانی حقوق کے معاملے میں بہتری نظر آئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم اس سلسلے میں چینی رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کو آگے بڑھانے کے طریقے تلاش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین نے امریکی مصنوعات کے لئے اپنی مارکیٹ کھولنے کی بھی یقین دہانی کروائی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں کچھ رکاوٹیں ہیں جنہیں دور کرنے کے لئے دونوں ممالک کو کوشش کرنا ہو گی۔

چین کا انسانی حقوق کا معاملہ چین اور امریکہ کے درمیان نزاع کا سب سے بڑا سبب ہے۔ چین میں نظریاتی طور پر تو کمیونسٹ نظام اپنی اصل شکل میں باقی نہیں رہا۔ لیکن سیاسی طور پر کمیونسٹ پارٹی ملک کی واحد سیاسی پارٹی کے طور پر موجود ہے اور اس کی گرفت ملکی نظام پر بڑی سخت ہے۔ ملک میں سیاسی آزادیاں موجود نہیں ہیں حالانکہ تجارتی میدان میں چین کا طرز عمل اب مغربی ممالک سے بہت حد تک ہم آہنگ ہو چکا ہے۔ یورپ اور امریکہ کی بڑی بڑی کمپنیاں چین میں سرمایہ کاری کرتی ہیں اور ان کو اپنے کاموں کے لئے چین میں ہر طرح کی سہولت دی جاتی ہے۔

اس تجارتی آزادی کے باوجود ملک میں سیاسی آزادی کا مرحلہ ابھی تک نہیں آ سکا۔ امریکہ اور یورپی ممالک کی بھرپور خواہش ہے کہ چین میں سیاسی طور پر اور انسانی حقوق کے سوال پر موثر پیش رفت ہو جائے۔

امریکی نائب صدر مسٹر الگور کے دورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چین اپنا طرز عمل بدلنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن یہ تبدیلی کس حد تک ہو گی اور کیا امریکہ اور مغربی ممالک اس کو قبول کر لیں گے؟۔ یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہو سکی۔

○○○

البانیہ میں خانہ جنگی

البانیہ کی خانہ جنگی میں اب تک 200۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں مسلمان صدر صابر برشا نے اپوزیشن کو حکومت دے دی ہے مگر اس کے باوجود ملک میں باغیوں کی شورش پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ گزشتہ دنوں ملک میں 19۔ افراد کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ ملک کے ہر شہر میں مسلح گروپ گھومتے نظر آتے ہیں۔ 28۔ فروری کو شہریوں کے ایک گروپ نے اسلحہ کا ایک ڈپو لوٹ لیا تھا۔ البانیہ کی مختلف جیلوں سے جرائم پیشہ افراد بھاری تعداد میں فرار ہو چکے ہیں۔ اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے یورپی یونین اپنا ایک طویل المیعاد مشن البانیہ بھیجنے پر غور کر رہی ہے۔

○○○

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

آسٹریلیا میں دو گز زمین کے حصول میں دشواری

سڈنی کے قبرستانوں کے منتظمین کی ایسوسی ایشن نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر حکومت نے فوری کارروائی نہ کی تو آئندہ دس سال بعد مرنے والوں کو قبر کی جگہ مہیا نہیں ہو سکے گی۔ اکثر قبرستان آئندہ پانچ سال میں بھر جائیں گے اور قبروں کی قیمتیں (زمین کی بجائے) آسمان سے باتیں کرنے لگیں گی۔ اب بھی ایک قبر کی قیمت مختلف قبرستانوں میں 1300 اور 3500 ڈالر کے درمیان ہے۔ قبریں بڑی مہنگی پڑ رہی ہیں ہر قبر کی حفاظت اور نگرانی پر ہر سال 40 تا 110 ڈالر خرچ ہوتے ہیں جن میں افراط زر کی وجہ سے ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسوسی ایشن نے تجویز پیش کی کہ قبر کی جگہ کو فروخت کرنے کی بجائے پچیس یا پچاس سال کے لئے لیز (Lease) پر دیا جائے جیسا کہ بشمول اٹلی بعض ملکوں میں رواج ہے۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر قبروں کو ٹھیکہ پر دینے کی تجویز نیو ساؤتھ ویلز کی پارلیمنٹ میں زیر غور آئی جس پر بڑی گرما گرما بحث ہوئی۔ ایک ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ Rest in Peace (امن چین سے آرام کرو) جو قبروں پر لکھے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم مرنے کے بعد ایک کو ہمیشہ کے لئے آرام کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد سونے والے کو اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے اور اس کی جگہ کسی دوسرے کو الاٹ کر دی جائے ان کی تشویش بزبان شاعریوں بیان کی جاسکتی ہے۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

یہ بھی کہا گیا کہ زمین کی ضرورت مردوں کی نسبت زندوں کو زیادہ ہے اس لئے متبادل طریقے سوچے جائیں بہرحال حکومت نے فیصلہ کیا کہ قبروں کی زمین کو معین عرصہ کے لئے کرایہ پر دینے کا سلسلہ فی الحال شروع نہیں کیا جائے گا۔ یہ خبر جہاں اہل قبور کے لئے اطمینان کا باعث ہو گی وہاں زندوں کے لئے بھی باعث تسلی ہو گی جو روز بروز اپنے اپنے حصہ کی دو گز زمین کی طرف رواں دواں ہیں۔

آسٹریلیا کے باسیوں کی خدمت میں شہد کی مکھی کا حصہ

حال ہی میں نیو ساؤتھ ویلز (آسٹریلیا) کی حکومت نے آبادیوں کے قریب بعض جنگلوں اور پارکوں میں شہد کی مکھیاں پالنے کی ممانعت کی ہے۔ سائنس دانوں نے اس حکم پر نکتہ چینی کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ ایسا کرنے سے اس علاقہ کی زرعی فصلوں کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا میں ہر سال 2700 ملین ڈالر کی فصلیں شہد کی مکھی کی مرہون منت ہیں۔ یہ مکھیاں ان فصلوں کو گابھن یا بارور (Pollinate) کرتی ہیں جس کے بغیر کسی فصل کو پھل نہیں لگ سکتا۔ اگر ان مکھیوں کو ختم کر دیا جائے یا دور بھیج دیا جائے تو دس سال کے عرصہ میں یہ فصلیں پھلوں سے محروم ہونا شروع ہو جائیں گی۔ علاوہ ازیں آسٹریلیا ہر سال ان مکھیوں کی بدولت 24 ملین ڈالر کا شہد پیدا کرتا ہے اور چھ ملین ڈالر کی زندہ مکھیاں دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ شہد کی مکھی دو سو سال پہلے آسٹریلیا لائی گئی تھی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فصلیں اپنی پیدائش سے لے کر پکنے تک بے شمار خاموش اور مفت مزدوروں کی مرہون منت ہیں۔ جہاں فصلیں آسمان کے پانی' گابھن کرنے والی ہواؤں' فضا میں نائیٹروجن بکھیرنے والی کڑک' سورج کی روشنی وغیرہ کی محتاج ہیں وہاں ایک ایک پودے کے لئے غذا تیار کرنے والے لاکھوں بکٹیریا جو مٹی میں سرگرم عمل ہوتے ہیں اور مکھیوں اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب ناظم انصاراللہ ضلع جہلم کے گردے کا کامیاب اپریشن یکم مارچ 97ء کو CMH راولپنڈی میں ہوا۔ لیکن ابھی کمزوری ہے احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رشید احمد صاحب زیروی واقف زندگی کی اہلیہ محترمہ کا فضل عمر ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ لیکن آنکھوں میں ابھی درد رہتا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک سمیع اللہ صاحب کا بیٹا ملک اسد اللہ بعمر 26 سال کمر میں پھوڑے کی انفیکشن کی وجہ سے جرمنی میں سخت بیمار ہے اور انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرمہ فرحت ملک صاحبہ بنت ملک عبدالسلام صاحب ساکن پیروچک ضلع سیالکوٹ کا نکاح بہمراہ مکرم ملک مظفر احمد ابن مکرم ملک اقبال احمد صاحب ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ 97-2-16 کو مکرم رافع احمد تبسم مربی سلسلہ احمدیہ نے 70 ہزار حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز رخصتی ہوئی۔ اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ مکرمہ فرحت ملک صاحبہ ملک محمد شریف عارف صاحب کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ عزیزہ وسیمہ رحمان بنت مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب آف کوئٹہ نے امسال MBBS کے فائنل امتحان میں بلوچستان یونیورسٹی کے طلباء و طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے حبتہ النصیر کا نام تبدیل کر کے طارق احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نعمت اللہ بشارت
کوارٹر تحریک جدید۔ ربوہ

اعلان

○ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ ربوہ کہتی ہیں۔ ربوہ کے عوام میں یہ خبر عام ہو گئی ہے کہ میں ربوہ چھوڑ کر اسلام آباد چلی گئی ہوں۔ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ میں ربوہ اپنے مکان 15/12 دارالیمن میں سکونت رکھتی ہوں اور کلینک میں اسی جگہ مریضوں کو وقت دیتی ہوں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 8 اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- مقابلہ نابینا سوسائٹی-ربوہ (دوبارہ)-
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-(دوبارہ)-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 دوپہر-تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
12-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
1-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
2-55 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 فرام دی آرکائیوز خطبہ-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(7-12-90)-
6-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (8-4-97)-
7-00 طبی معاملات-امراض قلب-مہمان ڈاکٹر مسعود الحسن نوری-(ماہر امراض قلب)-
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
11-00 جرمن پروگرام-

بدھ 9-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس (نیا)-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (8-4-97 دوبارہ)-
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 طبی معاملات-امراض قلب مہمان-ڈاکٹر مسعود الحسن نوری (ماہر امراض قلب)-
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی (دوبارہ)-
11-00 روسی پروگرام-
12-00 دوپہر-اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
12-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
1-55 اردو کلاس (دوبارہ)-
2-55 بنگالی پروگرام-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 افریقن پروگرام-
6-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (9-4-97)-
7-15 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب-
8-00 لقاء مع العرب (نیا)-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 1

انہوں نے فی الواقعہ ان کا کوئی کام کیا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو انسان کے کاموں کا اجر دیتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں دیتا۔ کہ انسان اس کا کوئی کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے انسان کا حق کہلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر اس کو مقرر کر لیا ہے۔ اور خود اس کا نام حق رکھ دیا ہے۔ ورنہ بندہ کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ اگر کوئی انسان فرائض بھی ادا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام نہیں کرتا کیونکہ وہ سب طاقتیں جن کے ذریعہ فرائض کو پورا کرتا ہے انسان کو خدا ہی کی دی ہوئی ہیں۔ پس فرائض کے ادا کرنے میں جو اجر خدا تعالیٰ دیتا ہے اگرچہ وہ اس کا نام جزاء رکھتا ہے لیکن دراصل وہ بھی اس کا احسان اور انعام ہی ہے۔

(از خطبہ 16 مارچ 1917ء)

○○○

بقیہ صفحہ 3

گا جس طرح ہمارے ہائی سکول نے کی ہے۔ اور ایک وقت آئے گا جب اس درجہ پر پہنچ جائے گا کہ سارے ہندوستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں بے نظیر ہو گا۔ (۔) جس طرح یہاں کے لوگ دین میں نمونہ ہوں گے اسی طرح یہ سکول علم میں دنیا کے لئے نمونہ ہو گا۔ پس اس کی ابتدائی حالت سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اپنے وقت پر اس میں ترقی آئیگی اور اس قدر ترقی آئے گی کہ اب اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کا اندازہ اس کے آنے سے ایک منٹ بھی پہلے کوئی نہیں کر سکتا۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو کلام الٰہی نے کھولا ہے۔"

○○○

بقیہ صفحہ 5

یعنی شفقت علیٰ خلق اللہ پر اس شدت و شوق سے عمل پیرا ہے۔ تو ہم جو قادر مطلق خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ جن کی آنکھوں کے سامنے روز و شب خارق عادت قدرتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور جن کا مقصد ہی ان مادی اقوام کو خدائے رحیم و کریم کے آگے لا کھڑا کرنا اور اس کی تمام صفات پر یقین پیدا کرا دینا ہے۔ ان کو خود خدا اور دعا پر عملی طور پر اس قدر یقین حاصل ہونا چاہئے اور دعوت الی اللہ کے وقت رازق و قادر مطلق خدا پر ایسا حتمی ایمان و یقین محکم حاصل ہونا چاہئے کہ سکاٹ کی مثال اس کا پاسنگ بھی نہ ہو۔

○○○

بقیہ صفحہ 6

پرندوں وغیرہ کی بھی محتاج ہیں۔ اگر یہ سارے عناصر، جاندار کارکن اور عوامل کارفرمانہ ہوتے تو فصلیں کیسے اگتیں۔ اسی لئے خدا نے کھیتوں کے بارہ میں فرمایا کہ کیا تم کھیتوں کو اگاتے ہو کہ ہم اگاتے ہیں۔ ہاں سچ یہی ہے کہ وہی اگاتا ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7 - اپریل- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ عوام ٹیکس دیں یہی مسائل کا حل ہے لیٹروں کو پکڑیں گے۔ لوٹی دولت کی واپسی اور مجرموں کو سزا کے لئے نئے قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ سزا سے نہیں بچنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لوٹی ہوئی دولت واپس لانے کے لئے آئین میں ترمیم کی جائے گی۔

○ زرمبادلہ کے ذخائر خطرے کی حدود کو چھونے لگے ہیں۔ ان ذخائر میں 930 ملین ڈالر کی کمی ہو گئی ہے۔ مزید کمی کا خطرہ ہے۔ ذخائر 600 ملین ڈالر تک کم ہو سکتے ہیں۔ ریزرو فنڈ میں صرف 317 ملین رہ گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ چند افسروں کے سوا صوبے کا ہر محکمہ کرپشن کی گرد سے اٹا ہوا ہے۔ انہوں نے مسلم لیگی کارکن جاوید اشرف کی برسی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قاتل خواہ کتنے بڑے افسر ہوں اپنے عہدوں پر نہیں رہیں گے۔

○ صدر مملکت کے ترجمان نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے کہ انہوں نے کسی کو یہ کہا ہے کہ ان پر استعفیٰ کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا کہ صدر لغاری پر استعفیٰ کے لئے کوئی دباؤ نہیں ہے۔ ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں کمی کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے تعلیمی اداروں میں سیلف فنانسنگ سکیم ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے برکی میں ایک خطاب میں کہا کہ دیہات میں خصوصاً اور شہروں میں عموماً ٹاٹ سسٹم ختم کر رہے ہیں۔ آئندہ بجٹ میں تمام سکولوں میں فرنیچر کی فراہمی ممکن بنائیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد کی سربراہی میں قائم شدہ ٹاسک فورس کی سفارشات پر عملی اقدامات کریں گے۔

○ 150 سے زائد کرپٹ افسروں کے خلاف فوری کارروائی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ چند روز میں گرفتاریاں ہوں گی۔ دوسرے مرحلے میں 230 اعلیٰ افسر زد میں آئیں گے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے اربوں روپے کی لوٹ مار اور بے قاعدگیوں میں ملوث 1025 افسروں کے خلاف انکوائری رپورٹوں کی تفصیل حتمی کارروائی کے لئے وزیر اعظم سیکرٹریٹ کو بھجوا دی ہے۔ وزیر اعظم نے ہدایت جاری کی ہے کہ کرپٹ افسروں کے خلاف کوئی دباؤ ڈالے تو مجھے آگاہ کیا جائے۔

○ حکومت پنجاب نے غیر ضروری ریسٹ ہاؤس اور سرکاری رہائش گاہیں نیلام کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے سابق وفاقی وزیر تجارت احمد مختار کو پیپلز پارٹی کا جنرل سیکرٹری اور راؤ سکندر کو پنجاب کو صدر مقرر کر دیا ہے۔ بیگم نصرت بھٹو تاحیات رہبر چیئرپرسن اور بے نظیر بھٹو تاحیات چیئرپرسن ہوں گی۔ آفتاب شیرپاؤ مرکزی وائس چیئرمین یوسف رضا گیلانی اور مخدوم امین فہیم وائس چیئرمین' احسان الحق پراچہ خزانچی' شاہ محمود قریشی اور رضا ربانی کو ڈپٹی سیکرٹری جنرل بنایا گیا ہے۔ مصباح الرحمان کو لاہور کی پیپلز پارٹی کا صدر بنایا گیا ہے۔

○ حکومت نے آٹے کی نئی قیمت ساڑھے آٹھ روپے کلو مقرر کر دی ہے۔

○ ذرائع نے بتایا ہے کہ جنرل عمران اللہ خان بدستور بلوچستان کے گورنر ہیں۔ ان کے استعفے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کراچی میں وزیر اعظم نواز شریف کے اعزاز میں دیئے گئے عصرانے کا بائیکاٹ کر کے ایم کیو ایم نے کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی۔ الگ قوم کا نظریہ درست نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے لیکن اخلاقیات کی پاسداری نہایت ضروری ہے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ میں نہیں جا رہا۔ انہوں نے کہا کہ اب حکومت پر پارلیمنٹ چیک رکھے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کو امور خارجہ کمیٹی کی سربراہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم ملک کے وسیع تر مفاد میں اپوزیشن لیڈر کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر مسائل کے بارے میں پاکستان کے نقطہ نظر کو اجاگر کرنے کے لئے اپوزیشن لیڈر کو نئی ذمہ داری سونپی جا رہی ہے۔

○ بے نظیر بھٹو سے ایم کیو ایم کے وفد نے ملاقات کی اور سندھ میں تعاون بڑھانے پر غور کیا گیا۔ وفد نے شکایت کی کہ کراچی میں صورت حال بہتری کی بجائے خراب ہو رہی ہے۔

○ غیر ملکی اخباروں نے تبصرے کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف ملکی تاریخ کے سب سے زیادہ بااختیار وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ تیرھویں آئینی ترمیم جمہوری نظام کی جیت ہے۔

○ آٹے کا قحط خوفناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ مختلف جگہوں پر ہنگامے اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ صورت حال حکومتی کنٹرول سے باہر ہو گئی ہے۔ کامونکی میں چکی والوں نے گندم کے ساتھ باسی روٹیاں پیسنی شروع کر دیں۔ دو فلور ملیں محکمہ خوراک کی نگرانی میں روزانہ 300 بوریاں آٹا سمگل کر رہی ہیں گجرات میں شہری آٹے کی تلاش میں دربدر پھرتے رہے۔

○ بارش ہونے سے تربیلا ڈیم میں پانی کی سطح بڑھنے سے ڈیم کو بند کرنے کا خطرہ ٹل گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے تیرھویں ترمیم پارلیمانی روایات بلڈوز کر کے منظور کرائی گئی۔ اسلامی دفعات خطرے میں ہیں۔

○ گوجرانوالہ میں 24 گھنٹے کے دوران 4 ڈاکے ڈالے گئے۔ 60 منٹ میں چار ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ لاہور شہر میں 8 ڈاکے ڈالے گئے۔ مزاحمت کرنے پر تاجر قتل ہو گیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

خالص آٹے کی
تازہ روٹی
آٹے کے روغنی نان، آلو والے نان اور قیمے والے نان
خوشی کے موقعہ پر
ران روسٹ 40 روپے فی کلو
لذیذ چرغہ ہاؤس کالج روڈ ربوہ
فون
دوکان: 918 = گھر: 212201

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 30-8 شام

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں۔ پلاٹ یا مکان کی خریداری کیلئے رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

آسامیاں خالی ہیں
وائیٹر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ (بھائی سوپ بنانے والے) کو مندرجہ ذیل خالی آسامیاں پُر کرنے کیلئے محنتی دیانت دار اور تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے۔
• سٹور کیپر: تجربہ کم از کم 3 سال • پروڈکشن سپروائزر: تجربہ کم از کم 3 سال
• سیکیورٹی گارڈ: اسلحہ لائسنس یافتہ اور صحت مند افراد ہی درخواستیں بھیجیں۔
معقول تنخواہ کے علاوہ دوسری مراعات بھی دی جائیں گی۔
خواہشمند افراد امیر صاحب ضلع / صدر جماعت سے تصدیق شدہ درخواستیں مورخہ 14 اپریل 1997ء تک پہنچا دیں۔
وائیٹر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
فون: 531522-0438
531523

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی، زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زد جام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659